بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ــــــــــ قریشی آرٹ پریس

کتابت ــــــــــ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ــــــــــ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ــــــــــ مارچ ۲۰۰۴ء

چھیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

(بَابُ) ۴۶

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ مَتَى يَمُوتُونَ وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ إِلَّا بِاخْتِيَارٍ مِنْهُمْ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : أَيُّ إِمَامٍ لَا يَعْلَمُ مَا يُصِيبُهُ وَإِلَى مَا يَصِيرُ ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِحُجَّةٍ [ا] لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی حجت نہیں ہو سکتا

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيعَةِ الرَّبِيعِ مِنَ الْعَامَّةِ بِبَغْدَادَ مِمَّنْ كَانَ يُنْقَلُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لِي : قَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُولُونَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فِي فَضْلِهِ وَ نُسُكِهِ .فَقُلْتُ لَهُ : مَنْ ؟ وَ كَيْفَ رَأَيْتَهُ ؟ قَالَ: جُمِعْنَا أَيَّامَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ(۱) ثَمَانِينَ رَجُلاً مِنَ الْوُجُوهِ الْمَنْسُوبِينَ إِلَى الْخَيْرِ ، فَأُدْخِلْنَا عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام فَقَالَ لَنَا السِّنْدِيُّ : يَا هَؤُلَاءِ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ ؟ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ فُعِلَ بِهِ(۲) وَ يُكْثِرُونَ فِي ذَلِكَ وَ هَذَا مَنْزِلُهُ وَ فِرَاشُهُ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُضَيَّقٍ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سُوءاً وَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُ بِهِ أَنْ يَقْدَمَ فَيُنَاظِرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ هَذَا هُوَ صَحِيحٌ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ ، فَسَلُوهُ ، قَالَ : وَ نَحْنُ لَيْسَ لَنَا هَمٌّ إِلَّا النَّظَرَ إِلَى الرَّجُلِ وَ إِلَى فَضْلِهِ وَ سَمْتِهِ ؛ فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام : أَمَّا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوْسِعَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا فَهُوَ عَلَى مَا ذَكَرَ غَيْرَ أَنِّي أُخْبِرُكُمْ أَيُّهَا النَّفَرُ أَنِّي قَدْ سُقِيتُ السَّمَّ فِي سَبْعِ تَمَرَاتٍ وَ أَنَا غَداً أُخْضَرُّ(۳) وَ بَعْدَ غَدٍ أَمُوتُ قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ يَضْطَرِبُ

وَيَرْتَعِدُ مِثْلَ السَّعَفَةِ.

۲۔ حسن بن محمد بن بشّار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قطیعہ الربیع سے تھا بغداد میں روایت کی ان لوگوں سے کہ جن کی زبانوں سے حدیث نقل کی جاتی ہے۔ حسن کہتے ہیں اس پیر مرد نے کہا۔ میں نے خانوادۂ رسالت سے ایک شخص کو دیکھا جن کی فضیلت لوگ بیان کرتے تھے اور میں نے اس سے بہتر کسی کو فضیلت و عبادت میں نہ پایا۔ میں نے کہا کہ وہ کون تھے اور تم نے ان کو کیسا پایا۔ اس نے کہا سندی ابن شاہک کے زمانے میں ۸۰ آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت موسیٰ بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا۔ تم سب اس شخص (امام موسیٰ بن کاظم) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات پاتے ہو۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور بہت سی باتیں ان کی قید کے متعلق بیان کرتے ہیں دیکھو کیسا کشادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی نہیں۔ نہ امیر المومنین (ہارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے کا ہے یہ امیر المومنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں دیکھو یہ بالکل صحیح و سالم ہیں اور آرام کے تمام سامان مہیا ہیں اب تم ان سے پوچھو راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توجہ نہ تھی سوائے حضرت کے طرف دیکھنے اور ان کی فضیلت اور شان عظمت پر نظر کرنے کے امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا۔ جو کچھ اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا۔ وہ ظاہر ہے لیکن تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست کر کے زہر دیا گیا ہے میرا رنگ کل کو ہرا ہو جائے گا اور کل ہی میں مر جاؤں گا۔ میں نے سندی شاہک کی طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور بطخ کی طرح کانپ رہا تھا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام لَيْلَةَ قُبِضَ فِيهَا بِشَرَابٍ فَقَالَ : يَا أَبَتِ اشْرَبْ هٰذَا فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِنَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم.

۳۔ جس رات کو حضرت علی بن الحسینؑ کا انتقال ہوا۔ امام محمد باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان یہ پانی پی لیجئے۔ فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ صلعم نے انتقال فرمایا تھا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَدْ عَرَفَ قَاتِلَهُ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا وَالْمَوْضِعَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ وَقَوْلُهُ لَمَّا سَمِعَ صِيَاحَ الْإِوَزِّ فِي الدَّارِ : «صَوَائِحُ تَتْبَعُهَا نَوَائِحُ» وَقَوْلُ أُمِّ كُلْثُومٍ : لَوْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ دَاخِلَ الدَّارِ وَأَمَرْتَ غَيْرَكَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَأَبَى عَلَيْهَا وَكَثُرَ دُخُولُهُ وَخُرُوجُهُ

تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِلا سِلاحٍ وَ قَدْ عَرَفَ عليه السلام أَنَّ ابْنَ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللهُ قَاتِلُهُ بِالسَّيْفِ كَانَ هٰذا مِمّا لَمْ يَجُزْ تَعَرُّضُهُ ؟ فَقالَ: ذٰلِكَ كانَ وَلٰكِنَّهُ خُيِّرَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِتَمْضِيَ مَقادِيرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیرالمومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کیے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قازیں تھیں ان کی چیخ و پکار بھی سُنی جن کی فریاد کے بعد نوحہ خوانی ہوئی اور اُم کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر پر ہی نماز پڑھ لیتے کسی کو حکم دیجیے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے۔ مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لیے بغیر ہتھیار بار بار آتے جاتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو پہچانتے بھی تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے آپ کو کیوں نہ بچایا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بجالانا ہی بہتر تھا۔

٥ — عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ غَضِبَ عَلَى الشِّيعَةِ فَخَيَّرَنِي نَفْسِي أَوْهُمْ ؛ فَوَقَيْتُهُمْ وَاللهِ بِنَفْسِي .

۵۔ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) پس اختیار دیا مجھے اپنے اور ان کے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا۔

٦ — مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَنْ مُسافِرٍ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام قالَ لَهُ : يا مُسافِرُ هٰذِهِ الْقَناةُ فِيها حِيتانٌ ؟ قالَ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِداكَ ، فَقالَ : إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الْبارِحَةَ وَهُوَ يَقُولُ : يا عَلِيُّ ما عِنْدَنا خَيْرٌ لَكَ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر اس کاریز میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں آپ پہ فدا ہوں۔ فرمایا میں نے شب گزشتہ رسول اللہ صلعم کو خواب میں یہ کہتے سنا۔ اے علیؑ جو ہمارے پاس ہے (بہشت) وہ تیرے لیے بہتر ہے یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

٧ — مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَأَوْصانِي بِأَشْياءَ فِي غُسْلِهِ وَفِي كَفْنِهِ وَ فِي دُخُولِهِ قَبْرَهُ، فَقُلْتُ : يا أَباهْ وَاللهِ ما رَأَيْتُكَ مُنْذُ اشْتَكَيْتَ أَحْسَنَ مِنْكَ الْيَوْمَ ، ما رَأَيْتُ

عليك أثر الموت، فقال: يا بني! أما سمعت علي بن الحسين عليه السلام ينادي من وراء الجدار: يا محمد تعال، عجل؟.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں ان کی خدمت میں تھا انھوں نے اپنے غسل وکفن اور قبر میں اتارنے کے متعلق وصیت فرمائی میں نے کہا بابا جان! واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت ہر روز سے بہتر ہے۔ میں تو آثار موت آپ میں نہیں پاتا۔ فرمایا بیٹا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پسِ دیوار سے فرمارہے ہیں۔ اے محمد آنے میں جلدی کرو۔

۸ ـ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عميرة عن عبدالملك بن أعين، عن أبي جعفر عليه السلام قال: أنزل الله تعالى النصر على الحسين عليه السلام حتى كان [ما] بين السماء والأرض ثم خير: النصر أو لقاء الله فاختار لقاء الله تعالى.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے مابین آسمان و زمین آگئے پھر اختیار دیا۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان حضرت نے ملاقات الٰہی کو اختیار کیا۔

سینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام علم ما کان وما یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

(باب) ۴۷

أن الأئمة يعلمون علم ما كان وما يكون وأنه لا يخفى عليهم الشيء صلوات الله عليهم

۱ ـ أحمد بن محمد ومحمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر، عن عبدالله بن حماد، عن سيف التمار قال: كنا مع أبي عبدالله عليه السلام جماعة من الشيعة في الحجر فقال: علينا عين، فالتفتنا يمنة ويسرة فلم نر أحداً فقلنا: ليس علينا عين فقال: ورب الكعبة ورب البنية ـ ثلاث مرات ـ لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما ولأنبأتهما بما ليس في أيديهما، لأن موسى والخضر عليهما السلام أعطيا علم ما كان ولم يعطيا علم ما يكون وما هو كائن حتى تقوم الساعة وقد ورثناه من رسول الله صلى الله عليه وآله وراثة.